حدیثِ کربلا
طالب جوہری

حدیثِ کربلا

سبیلِ سکینہؑ

حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸۔۱

طالب جوہری

نام کتاب	:	حدیثِ کربلا
مصنف	:	علامہ طالب جوہری
اشاعتِ چہارم	:	۲۰۱۱ء
کمپوزنگ	:	مزمل شاہ
ناشر	:	مولانا مصطفیٰ جوہر اکیڈمی، کراچی
طباعت	:	سید غلام اکبر 0303265981‎4
قیمت	:	۵۴۵/- روپیہ

رابطہ

فلیٹ نمبر 1، آصف پیلس، بی۔ ایس ۱۱، بلاک ۱۳

فیڈرل بی ایریا، کراچی، پاکستان

فون: ۰۲۱-۶۳۷۸۶۰۱

موبائل: ۰۳۳۳-۲۱۲۷۹۳۲

رخصت طلب کر کے جانے سے قبل کا ہے جسے راوی نے شہادت کے واقعہ سے متصل کر کے بیان کر دیا ہے۔

۲۲۔ عباس اصغر بن علی

سپہر کاشانی تحریر فرماتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام کے بیٹوں میں دو کا نام عباس تھا۔ ایک عباس اکبر اور دوسرے عباس اصغر۔ اس کا قوی احتمال ہے کہ عباس اصغر شب عاشور اور عباس اکبر روزِ عاشور شہید ہوئے۔ شب عاشور عباسِ اصغر بھی پانی کی طلب میں جانے والوں کیساتھ گئے تھے اور شہید ہوئے تھے۔(۱)

علامہ مقرم نے لکھا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کے سولہ بیٹے تھے۔ حسن، حسین اور محسن جناب فاطمہ زہرا کے بطن سے۔ محمد حنفیہ جناب خولہ کے بطن سے، عباس، عبداللہ جعفر اور عثمان جناب ام البنین کے بطن سے، عمرِ اطراف اور عباسِ اصغر جناب صہبا کے بطن سے، محمد اصغر جناب اسامہ بنت ابی العاص کے بطن سے، یحیٰ اور عون جناب اسماء بنت عمیس کے بطن سے، عبیداللہ اور ابوبکر جناب لیلیٰ بنت مسعود کے بطن سے، محمد اوسط، ان کی والدہ کا نام معلوم نہیں۔(۲)

قاسم بن اصبغ مجاشعی بیان کرتا ہے کہ جب شہداء کے سر کوفہ لائے گئے تو ایک شخص جو شکل و صورت کا اچھا تھا، اس نے اپنے گھوڑے کی گردن میں ایک کم عمر نوجوان کا سر آویزاں کیا ہوا تھا جو چودھویں کے چاند کی طرح تھا اور پیشانی پر سجدہ کا نشان نمایاں تھا۔ گھوڑا جب سر جھکاتا تھا تو سر زمین سے متصل ہو جاتا تھا۔ میں نے آگے بڑھ کر پوچھا کہ یہ کس کا سر ہے؟ سوار نے جواب دیا کہ عباس بن علی کا۔ میں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ کہا کہ حرملہ بن کاہل اسدی۔ راوی کہتا ہے کہ کچھ دنوں کے بعد حرملہ سے پھر میری ملاقات ہوئی تو میں نے اسے بدشکل اور بہت سیاہ پایا۔ میں نے پوچھا کہ اُس دن تو تم اچھی شکل کے تھے اور آج تو تم سے زیادہ کالا اور بدشکل تو کوئی بھی نہیں ہوگا۔ یہ کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ جس دن سے میں نے وہ سر اٹھایا تھا آج تک کوئی رات ایسی نہیں گزری جس میں نہ ہوتا ہو کہ جب میں سوتا ہوں تو دو اشخاص آ کر مجھے بازو سے تھام کر آگ میں پھینک دیتے ہیں اور صبح تک میں جلتا رہتا ہوں۔ وہ بدترین حالت میں مرا۔(۳)

۱۔ ناسخ التواریخ ج ۲ ص ۳۴۱

۲۔ فرسان الہیجاء ج ۱ ص ۲۲۹

۳۔ تذکرۃ الخواص ص ۲۹۱